بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا لقطہ کی رقم کسی کو قرض دینا جائز ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کو تقریباً نو ماہ پہلے کچھ رقم ملی۔ اُس نے پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کے اصل مالک کی تلاش کے لیے اعلان کروایا اور مختلف ذرائع سے اس کی تشہیر بھی کی، مگر اُس رقم کا اصل مالک نہیں ملا اور غالب گمان بھی یہی ہے کہ اب اس کا مالک نہیں آئے گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اُس رقم کو کسی ضرورت مند کو قرض کے طور پر دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں اگر مذکورہ رقم کو اُس کے اصل مالک تک پہنچانے کے لیے حتی المقدور ذرائع اختیار کیے، مگر مکمل تشہیر اور کوشش کے باوجود بھی مالک تک رسائی نہیں ہوئی، تو اُس رقم کو قرض کے طور پر دیا جا سکتا ہے، کیونکہ جب اُسے صدقہ کرنا، جائز ہے، تو قرض دینا بدرجۂ اولیٰ جائز ہوگا کہ صدقہ کی بنسبت قرض دینے میں فائدہ یہ ہے کہ اگر بعد میں اصل مالک آجائے، تو وہ رقم قرض کی واپسی سے مالک کو ادا کی جا سکتی ہے، جبکہ صدقہ کر دینے کی صورت میں اگر مالک اس پر راضی نہ ہو، تو اُس رقم کو بہر صورت واپس کرنا ہوگی۔

لقطہ (یعنی گری پڑی چیز) کی تشہیر لازم ہے، یہاں تک کہ غالب گمان ہو کہ اب مالک نہیں آئے گا، چنانچہ علامہ زَیلَعی حنفی رَحمَۃُ اللہ تعالیٰ عَلَیہ (سالِ وفات: 743ھ/1342ء) لکھتے ہیں: ”عرف اللقطة الی ان یغلب علی ظنه ان صاحبها لا یطلبها۔۔۔ثم تصدق ای تصدق باللقطة اذا لم یجیئ صاحبها بعد التعریف لان الواجب علیه حفظها واداؤ ها الی اهلها“ ترجمہ: (لقطہ اٹھانے والا شخص لقطہ کا اعلان کرے، یہاں تک اسے ظنِ غالب ہو جائے کہ اب اس کا مالک اسے تلاش نہیں کرے گا۔۔۔ پھر جب اعلان کرنے کے بعد مالک نہ آئے، تو لقطہ کو صدقہ کر دے، کیونکہ اس پر اس لقطہ کی حفاظت کرنا اور اسے اس کے مستحق تک پہنچانا واجب ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد3، صفحہ 302-304، مطبوعہ المطبعۃ الکبری الامیریۃ، القاہرۃ)

لقطہ کی تشہیر کے بعد اُسے اپنے پاس رکھنے یا شرعی فقیر پر صدقہ کرنے کے متعلق بدائع الصنائع اور فتاوی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے، واللفظ للآخر: ”ثم بعد تعریف المدة المذکورة الملتقط مخیر بین أن یحفظها حسبة وبین أن یتصدق بها فإن جاء صاحبها فأمضی الصدقة یکون له ثوابها وإن لم یمضها ضمن الملتقط أو المسکین إن شاء لو هلکت فی یده فإن ضمن الملتقط لا یرجع علی الفقیر وإن ضمن الفقیر لا یرجع علی الملتقط وإن کانت اللقطة فی ید الملتقط أو المسکین قائمة أخذها منه“ ترجمہ: پھر مذکورہ مدت کی تشہیر کے بعد لقطہ اُٹھانے والے کو اختیار ہے کہ ثواب کی نیت سے لقطہ کی حفاظت کرے یا اُسے صدقہ کر دے، پھر اگر مالک آجائے اور صدقہ کو برقرار رکھے (یعنی اس پر راضی ہو جائے)، تو اسے ثواب ملے گا، اور اگر صدقہ کو برقرار نہ رکھے

اور وہ چیز بھی ہلاک ہو چکی ہو، تو وہ ملتقط (چیز اُٹھانے والے) یا مسکین (جسے صدقہ دیا گیا) میں سے جس سے چاہے تاوان لے سکتا ہے۔ اگر ملتقط سے تاوان لیا، تو ملتقط مسکین سے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر مسکین سے تاوان لیا، تو مسکین ملتقط سے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر وہ گمی ہوئی چیز ملتقط یا مسکین کے پاس موجود ہو، تو وہ اپنی چیز اسی سے لے لے گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب اللقطہ، جلد02، صفحہ308، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ صورت میں جب لقطہ کو صدقہ کرنا، جائز ہے، تو قرض دینا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا، جیسا کہ علامہ علاؤالدین حَصۡکَفی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں: ”متی جاز للملتقط التصدق فالاقراض أولی“ ترجمہ: جب لقطہ اُٹھانے والے کے لیے لقطہ کو صدقہ کرنا، جائز ہے، تو قرض دینا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”اذا نشد اللقطة ومضى مدة النشدات ينبغي ان يجوز له الاقراض من فقير لانه لو تصدق بها عليه في هذه الحالة جاز فالقرض أولى“ ترجمہ: ملتقط جب لقطہ کی تشہیر کر چکے اور تشہیر کی مقررہ مدت گزر جائے، تو اس کے لیے کسی فقیر کو قرض دینا جائز ہوگا، کیونکہ اگر اسی حالت میں وہ اسے فقیر پر صدقہ کر دے، تو یہ جائز ہے، تو قرض دینا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب القضاء، جلد08، صفحہ 126، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”ملتقط نے اگر لقطہ کا اُتنے زمانہ تک اعلان کر لیا جو اُس کے لیے مقرر ہے اور مالک کا پتہ نہ چلا، اب اگر یہ قرض دینا چاہے دے سکتا ہے، کیونکہ جب اس وقت اس کو تصدق (صدقہ) کرنا جائز ہے، تو قرض دینا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا۔“ (بہارِ شریعت، جلد02، حصہ12، صفحہ908، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9771

تاریخ اجراء: 10 شعبان المعظم 1447ھ/30 جنوری 2026ء